سرکاری یوجنا اور چننده قوانین کے سلسلے کی چھٹی کڑی

سِٹیزن چارٹر، عوامی مسائل کے حل کیلئے علائوالدین کا چراغ

نثار احمد تمبولی، دھولیہ

8308438045

جہاں تک مرکزی سٹیزن چارٹر قانون کا سوال ہے، ابھی تک اس تعلق سے قانون نافذ نہیں ہوسکا۔ ہاں ایک سرکاری بل 2011 بن کر تیار ہے۔ البتہ مرکزی حکومت نے اس ضمن میں ایک ویب سائٹ www.goicharters.nic.in جاری کی ہے جس سے ہمیں کچھ رہنمائی ملتی ہے۔ جہاں تک ریاستی حکومت کا تعلق ہے، ہم خوش قسمت ہیں کہ ملک ہند میں مہاراشٹر پہلی ریاست ہے جہاں مہاراشٹر شاسکیہ کرمچاری۔۔۔اور شاسکیہ کرتوّیہ پار پاڑتانہ ہونارا، ولمب ادھینیم ۲۰۰۵ء (کام میں تاخیر قانون) نافذ ہو چکا ہے۔ یہ قانون www.mwodhule.com اس ویب سائٹ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس قانون کے چند اہم نقاط قارئین کی خدمت میں حاضر ہیں۔ سیکشن ۲(ک) کے مطابق منسلک دفتر یا محکمہ کے ذریعے شہریوں کے لئے مہیا کی جانے والی سہولیات یا خدمات کی فہرست اور ان سہولیات اور خدمات کو عام شہریوں تک مہیا کرنے کے لئے وقت کی معیاد کا تختہ یعنی شہری سند ہوتا ہے۔ سیکشن ۸(۱) کے مطابق قانوناً ۱۱ر نومبر ۲۰۰۶ء تک شہری سند تیار ہونا لازمی ہے۔ سیکشن ۸(۲) کے مطابق کسی بھی ملازم نے اپنے فرض کی ادائیگی کرنے میں لاپرواہی کا رویّہ اپنایا تو اس ملازم کے خلاف Maharashtra Civil Services (Disciplin & Appeal) Rule, 1979 یا منسلک محکمہ پر لاگو قانون کے مطابق Disciplinary Action لی جائیں گی۔ اتنا ہی نہیں سیکشن ۸(۳) کے تحت قصوروار ملازم کے سالانہ خفیہ احوال میں بھی اس تعلق سے اندراج کیا جائے گا۔ سیکشن ۱۰(۱) میں درج ہے کہ ہر سرکاری ملازم پر لازمی ہے کہ اس نے اپنی ذمّہ داری وقت پر اور ممکن ہو اتنی جلد نبھانا چاہیے۔ یہاں یہ بتلانا ضروری ہے کہ جن معاملات میں شہری سند تیار کی گئی ہے ان کو دی ہوئی مدّت میں پورا کرنا منسلک ملازم پر لازم ہے۔ لیکن شہری سند کے علاوہ جو کام منسلک ملازم کے ذمّہ ہے، اس کے تعلق سے اس قانون کے سیکشن ۱۰(۱)(پیرا ۲) کے مطابق، شہری سند سے ہٹ کر، کسی بھی ملازم کے پاس کوئی بھی فائل ۷ دن سے زیادہ مدّت تک نہیں رہنی چاہیے یعنی ہر ملازم پر لازمی ہے کہ وہ اپنے پاس حاصل شدہ فائل کا نپٹارا ۷ دنوں کے اندر کرے۔ لیکن سیکشن ۱۰(۱)(پیرا ۳) کے مطابق ہر محکمہ پر لازم ہے کہ اپنے محکمہ میں حاصل شدہ ہر فائل پر آخری فیصلہ ۴۵ دن کے اندر دیں۔ قانون بنانے والے قانون بنا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ قانون پر IMPLIMENTATION کی ذمہ داری جس نوکر شاہی طبقہ پر ہوتی ہے وہ تو عموماً رشوت خوری اور اپنے آقاؤں کی چاپلوسی کرتے کرتے ہی پینشن میں چلے جاتے ہیں۔ انہیں عوام النّاس کی فلاح و بہبودی، جمہوریت اور ملک میں رائج قوانین سے کیا لینا دینا۔ رہا سوال ہمارا جنہیں قانون میں درج سہولیات سے مستفید ہونا ہے وہ بھی تو کمبھکرن کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ قانون تو کارگر ہے لیکن انحصار ہے ہماری قانونی بیداری پر۔

عام طور سے مسلمانوں میں یہ مزاج پایا جاتا ہے کہ اپنے کسی بھی حق کو حاصل کرنے کے لئے اسے گرام پنچایت ممبر، نگر سیوک، کارپوریٹر، ایم ایل اے، ایم پی یا دلالوں کی مدد ضروری ہے۔ لہٰذا وقت آ گیا ہے کہ ہر شہری عوام سے منسلک رائج قوانین کی معلومات حاصل کریں۔ کیوں کہ آج کے بیوروکراٹس اگر ڈرتے ہیں تو صرف قلم کی طاقت سے، ورنہ کوئی طاقت نہیں ہے، جو ان سے ان کی فرض کی ادائیگی کروا سکے۔ جس طرح ہر شہر میں دینی اعتبار سے مسجد، مدرسہ اور اسکول کا ہونا لازمی ہے اسی طرح دنیاوی اعتبار سے ہمارے مسائل کے حل کیلئے ایک اجتماعی سائبر کیفے ہو، جہاں سے ہم لوگوں کی شکایتوں کے ازالہ کے تعلق سے کام کرسکیں اور www.mwodhule.com جیسی ویب سائٹ سے ریاستی اور مرکزی یوجناؤں کے تعلق سے مستفید ہو سکے۔ اپنے اپنے گاؤں اور شہر کے دفاتر سے عوامی سہولیات اور خدمات کے تعلق سے شہری سند حاصل کر کے تمام شہریوں میں وہ سند تقسیم کردی جائے تاکہ ہر شہری کو پتہ چل جائے کہ اُس کا کام کتنے دن میں ہونا قانوناً لازمی ہے۔ ہمارے لئے سب سے بڑی دِقّت یہ آتی ہے کہ افسر نے جو کچھ کہا ہم منہ لٹکائے اپنے عریضہ کو منسلک دفتر میں داخل کئے بغیر واپس آجاتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جو بھی ہو، جیسا بھی ہو، ہمارا عریضہ دفتر میں داخل کر کے اس کے تعلق سے رسید حاصل کرلیں۔ بعدازیں افسر کا کام ہے کہ وہ آپ کے عریضہ میں جو خامیاں ہیں اس سے آپ کو مطلع کریں۔ اس طریقۂ کار کو اپنانے سے جو افسران غیر قانونی شرائط اور دستاویز کی شرط ڈال کر آپ کو لوٹا دیتے ہیں وہ اس قسم کی شرارت کرنہیں پائیں گے۔ لیکن یہاں بھی اپنی شکایت کے ضمن میں مسلسل تقاضہ شرط ہے۔ ورنہ اکثریت سے بیوروکریٹس کا معاملہ تو یہ ہیکہ، آفس آفس ٹی وی سیریئل، جیسا رویّہ اپنا کر یہ لوگ اس ملک کو پھر سے غلام بنا کر چھوڑینگے۔